باسمہ تعالیٰ

۲۱ جمادی الثانی، لیلۃ الجمعۃ

ذوالمجد والکرم قابل صد احترام حضرت مولانا عبداللہ صاحب دامت برکاتہم العالیۃ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد تسلیم مسنون امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔

دیگر عرض ہے کہ آج بروزِ جمعرات ۲۱ جمادی الثانی ۱۴۳۱ مطابق ۳ جون ۲۰۱۰ رات ۹:۴۵ بجے خادمِ قوم وملت آنحضرت کے ماموں جان (باجی پٹیل) صاحب نے جان جان آفرین کے سپرد کی۔

إنا للّٰه وإنّا إليه راجعون. ماشاء اللّٰه كان وما لايشاء لايكون. غفر اللّٰه له وأسكنه جنّةَ الفِردوس، وأفاضَ عليه شآبيبَ غُفرانِه، وأفرغ على قلوبكم صبراً جميلاً وعلى مَن فَقَدتُم أجراً جزيلاً بِلُطفِه ورحمته.

حضرتِ والا! مرحوم کو حق جل مجدہ نے گونا گوں خصوصیات سے نوازا تھا۔

اس ناکارہ نے انہیں ۲۰ سال کے طویل عرصے میں بہت قریب سے دیکھا، قربِ مکانی اور پڑوس کی وجہ سے تقریباً روزانہ ہی شرفِ لقاء رہا۔

یہاں ان کی چند خصوصیات کا ذکر کرنا بے محل نہ ہوگا:

☆ عام طور پر لوگ اپنے لئے جیتے ہیں، لیکن انہوں نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ قوم وملت کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ ہر وقت ان کے پیش نظر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات رہے:

الخَلق عِيال اللّٰه، فأحبّ الخلق إلى اللّٰه مَن أحسنَ إلى عِيالِه. (البيهقي في شعب الإيمان).

مَن لا يَهتَمّ بأمر المسلمين فليس منهم. (الطبراني في الأوسط).

☆ ان کی زندگی کا دوسرا امتیازی وصف جس میں نوجوانوں کے لئے خاص، اور عموماً ہم سب ہی کے لئے سبق ہے، وہ ہے ان کا ذوقِ نماز۔ اس پیرانہ سالی میں نماز کا مع جماعت ہی نہیں، بلکہ تکبیر اولیٰ کے ساتھ اہتمام قابلِ رشک۔

اچھے اچھے لوگ معمولی بہانہ سے ادائیگی نماز کے لئے کرسی کا سہارا لیتے ہیں، مگر حق تعالیٰ انہیں غریقِ رحمت فرمائے کہ جمعہ کے روز فجر کی نماز میں بھی طویل طویل قراءت کے باوجود انہوں نے کبھی کرسی کا سہارا نہ لیا۔ نیز یہاں کی سخت سردی اور بارش کے باوجود جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے میں کبھی تخلف نہیں ہوا۔

☆ مرحوم ومغفور۔ باوجود یہ کہ پچھلے کئی سالوں سے تفرد وتنہائی کی زندگی گزار رہے تھے۔ اعلیٰ درجہ کے مہمان نواز۔ عموماً روزانہ ہی ان کے دسترخوان پر اندرون ملک یا بیرون ملک کوئی نہ کوئی مہمان ضرور ہوتا، کسی دن اگر کوئی نہ ہوتا تو دارالعلوم کے چند طلبہ ہی کو شریکِ طعام کر لیتے۔ اگر یہ کہا جائے کہ انہوں نے کبھی تنہا کھانا نہیں کھایا تو شاید غلط نہ ہوگا۔ غرض مرحوم نے انتہائی پاکیزہ زندگی گزاری اور موت بھی قابلِ رشک پائی۔

بارہاان کی زبان سے سنا،فرماتے تھے: موت یامدینہ یاجمعہ کی۔

حق تعالی نے دعاقبول فرمائی۔امید ہے کہ مَن مَات لیلةَ الجمعة أو یوم الجمعة وُقِيَ فتنةَ القبر وكتِب شهيداً(المصنف لعبد الرزاق). کامصداق ہونگے۔

آں مرحوم نے عشاء کی نماز ادافرمائی۔نماز اداکرنے کے تقریباً نصف گھنٹہ کے بعداپنے نواسے سے چارمرتبہ تصدیق چاہی: کیا میں نے عشاء کی نماز پڑھ لی؟ جب اطمینان دلایا گیاتوتھوڑی دیر کے بعدتیمّم کا اشارہ کیا،تیمّم کرایا گیا۔بعد میں ایسا معلوم ہورہاتھا کہ ہاتھ اٹھاکرکسی کواپنی طرف بلارہے ہیں۔یہ حقیقت میں"تتنزل عليهم الملائكة ألا تخافوا ولا تحزنوا وأبشروا بالجنة التي كنتم توعدون"آنے والے فرشتے کا استقبال تھا۔

یہ آخیری چندلمحات تھے،ہاتھ نیچے رکھدئے،آنکھیں بندکرلیں۔غفراللہ لہ۔

زندگی بھرنمازوں کا اہتمام رہا،جس کا اثر یہ رہا کہ عشاء کی نماز قضا ہونے کی نوبت نہیں آئی۔

تقریباًرات گیارہ بجے انھیں غسل کے لئے لایا گیا۔

غسل میں جناب حافظ بشیر صاحب،مفتی محمد علی صاحب،مولانا برہان میاں صاحب،مولانا محمد درویش، یہ ناکارہ اورمرحوم کے دامادونواسہ وغیرہ نے شرکت کی۔

تقریبارات ۱۲:۱۵ بجے انہیں جب لباس کفن میں ملبوس کیا گیااوران کے نورانی چہرہ کودیکھا گیاتوایسا معلوم ہورہاتھا کہ تھکاماندہ مسافرمیٹھی نیندسورہاہے۔

نشان مردمومن باتوگویم چوں مرگ آیدتبسم برلب اوست

غسل کے بعدجنازہ بیٹی کے یہاں لیجایا گیا،اجماعی ختم قرآن کے بعدایصال ثواب اوردعائے مغفرت کی گئی، طے شدہ وقت کے مطابق جمعہ کے روز ۱۰:۰۰ بجے جنازہ دارالعلوم کے احاطہ میں لایا گیا۔یہاں علماء،صلحاء،بزرگان دین،طلبہ کرام اورداعیان دین،مبلغین اسلام اورعام مسلمانوں کے جم غفیر کے درمیان حضرت قبلہ مفتی رضاء الحق صاحب نے نماز جنازہ ادافرمائی اورنماز کے بعدلینیشیا کے مشہورقبرستان میں دھڑکتے دل اوربرستی آنکھوں کے ساتھ انہیں ہمیشہ کے لئے سپردخاک کردیا گیا۔

یہ چندسطریں امید ہے کہ آنحضرت کے دل حزین کے لئے تسلی کا باعث ہونگی، نیزمختصراً کچھ تفصیل بھی ذکرکردی ہے تاکہ بعدکا جو افسوس اورصدمہ آنحضرت کولاحق ہے اس زخم کے لئے مرہم ثابت ہو۔

یہ ناکارہ آنحضرت اورپورے خاندان بلکہ تمام باشندگان کاپودرہ کے غم میں برابرکاشریک ہے اوردعاگو ہے کہ حق تعالی آنحضرت کو صبرجمیل اوراجرجزیل سے نوازے اورآنحضرت کے سایہ عاطفت کوبعافیت تمام دیرتک امت کے سروں پرباقی رکھے۔

یہاں مرحوم کی وفات پرتمام یہ محسوس کررہے ہیں: كل صغير فقد أباه وكل كبير فقد أخاه .

آپ کاشریک غم
عباس بن آدم سنیت ڈڈھالوی
دارالعلوم زکریالینیشیا،جنوبی افریقہ